صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 17۔اگست 2015ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 17۔اگست 2015ء............1436 ہجری 17 ظہور 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 186

اللہ پر کبھی موت نہیں آئے گی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ (رسول اللہ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ لوگوں سے مخاطب تھے۔آپ نے فرمایا اے عمر بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا اما بعد! (اے لوگو!) تم میں سے جو محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ وفات پا گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کر لے کہ اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد ﷺ صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے۔ پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے اور جو شخص اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ ہرگز اللہ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اللہ شکر کرنے والوں کو ضرور جزا دے گا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی حدیث نمبر 4097)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

”حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خُدا کے وجود پر ایمان ہو، کیونکہ مجازی حُکّام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے اور پسِ پردہ کسی کا کیا فعل ہے۔ اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے، مگر اپنے دل کے اندر وُہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لیے اُس کو ہمارے مؤاخذہ کا خوف نہیں اور دُنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں اور اُجالے میں، خلوت میں اور جلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس دُرستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کی نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے کیونکہ دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے۔ وہ زمین پر فرشتہ کی طرح چلتا ہے۔ دہریّہ ایسی گورنمنٹ کے نیچے نہیں کہ وُہ حُسن اخلاق کو پا سکے۔ تمام نتائج ایمان سے پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ سانپ کے سُوراخ کو پہچان کر کوئی انگلی اس میں نہیں ڈالتا۔ جب ہم جانتے ہیں کہ ایک مقدار اسٹرکنیا کی قاتل ہے تو ہمارا اس کے قاتل ہونے پر ایمان ہے اور اس ایمان کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس کو مُنہ نہیں لگائیں گے اور مرنے سے بچ جائیں گے۔

انسان مصنُوع سے صانع کو اور تقدیر سے مُقدّر کو پہچان سکتا ہے۔ لیکن اِس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے ثبوت کا ایک اور ذریعہ قائم کیا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ قبل از وقت اپنے برگزیدوں کو کسی تقدیر سے اطّلاع دے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہزاروں ایسے نشانات عطا کیے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر لذیذ ایمان پیدا ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلداوّل صفحہ 208)

جلسہ سالانہ یوکے 2015ء سے

حضور انور کا خطبہ جمعہ وخطابات

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا **49 واں جلسہ سالانہ مورخہ 21، 22، 23۔اگست 2015ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار** منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ جو ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

21۔اگست بروز جمعۃ المبارک	
5:00 pm	خطبہ جمعہ (Live)
8:25 pm	پرچم کشائی
8:30 pm	افتتاحی خطاب
22۔اگست بروز ہفتہ	
4:00 pm	خواتین سے خطاب
8:00 pm	دوسرے روز کا خطاب
23۔اگست بروز اتوار	
5:00 pm	تقریب عالمی بیعت
8:00 pm	اختتامی خطاب

دعا کی خصوصی درخواست

جیسا کہ احباب کے علم میں ہے الفضل کے ایڈیٹر اور پرنٹر پر بے بنیاد مقدمات بنائے گئے ہیں۔ الفضل کے پرنٹر اور پبلشر مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب وڑائچ 30 مارچ 2015 سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے ایک جھوٹے مقدمہ میں گرفتار ہیں۔ ان کی ضمانت کی کوشش جاری ہے۔ احباب کرام سے تمام اسیران راہ مولا اور مقدمات میں ملوث تمام افراد کی باعزت رہائی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر)

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب

وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ وفات پا گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ معروف احمدی شاعر اور دیرینہ خادم سلسلہ محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی ایم اے وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ مورخہ 14/اگست 2015ء کو علی الصبح تقریباً 98 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئے۔

مورخہ 14/اگست کو بعد نماز جمعہ بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل ربوہ میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔ محترم پروفیسر محمد علی صاحب 11 دسمبر 1917ء کو مسیتاں تحصیل زیرہ ضلع فیروز پور میں چوہدری غلام محمد صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ چھوٹی عمر میں احمدیت سے تعارف ہوا۔ زمانہ طالب علمی میں حضرت مولوی ظہور حسین صاحب مربی بخارا کے ایک پنڈت سے دین حق کے دفاع کے لئے کئے گئے مناظرے سے احمدیت کا اچھا اثر پڑا۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں تعلیم کے دوران محترم قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار وصدر شعبہ فلاسفی کی شخصیت، اوصاف حمیدہ اور دعوت الی اللہ کی وجہ سے 1941ء میں احمدیت کو قبول کرنے کی بھی توفیق ملی۔ تعلیم کے دوران ہی وقف کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اور پھر آخری دم تک سلسلہ کی خدمت میں مصروف رہے۔

آپ نے فیروز پور کے ڈی بی ہائی سکول سے 1935ء میں میٹرک کے امتحان میں امتیازی کامیابی حاصل کی۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔اے فلاسفی کیا۔ آپ نے 9/اپریل 1944ء کو زندگی وقف کی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کی۔ 26 مئی 1944ء کو تعلیم الاسلام کالج قادیان میں فلاسفی کے لیکچرار کے طور پر تقرری ہوئی۔ اس طرح آپ تعلیم الاسلام کالج کے بانی اساتذہ میں شامل تھے۔ 11 دسمبر 1979ء کو تعلیم الاسلام کالج سے پرنسپل کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پرائیویٹ سیکرٹری رہنے کی سعادت بھی ملی۔ اور حضور کی معیت میں غیر ممالک کا دورہ کرنے کی سعادت بھی حاصل رہی۔

1984ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد انگریزی تقرری ہوئی۔ شعبہ انگریزی کے صدر رہے۔ اسی دوران کتب حضرت مسیح موعود کا انگریزی

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاءالاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

محترم چوہدری محمد علی مضطرؔ کے چند منتخب اشعار

مسکراتا ہوا ، حسین و جمیل
ایک چہرہ گلاب سا کچھ ہے

جس حسن کی تم کو جستجو ہے
وہ حسن ازل سے باوضو ہے

آؤ حسن یار کی باتیں کریں
یار کی ، دلدار کی باتیں کریں

اترا تھا چاند شہرِ دل و جاں میں ایک بار
اب تک ہیں آنگنوں میں اجالے پڑے ہوئے

وہ اک حسین تھا اس عہد کے حسینوں میں
اسے کسی نے تو کافر قرار دینا تھا

میرا نام چرانے والو !
واپس میرا نام کرو نا

یہ کس کے عکس کی آہٹ مکان میں آئی
یہ کون ہولے سے اترا ہے دل کے زینوں میں

مجھ کو مرے روبرو نہ کرنا
اتنا بے آبرو نہ کرنا

بھول جائے نہ مرا نام مجھے
اس کو الزام پہ کندہ کردے

بوریت کچھ تو دور ہوجائے
میرے دشمن ! کوئی شرارت کر

تیری سچائی کی ہیں حلقہ بگوش
سب پرانی اور نئی سچائیاں

جھگڑ رہے ہیں ہوا سے کواڑ کمروں کے
مکین جاگ رہے ہیں ، مکان بولتا ہے

گھرا ہوا تھا میں جس روز نکتہ چینوں میں
وہ بے لحاظ کھڑا تھا تماش بینوں میں

چاند نگر کے چشمے خون اگلتے ہیں
دریا سوکھ گئے ہیں ساحل جلتے ہیں

رات دن جس کو برا کہتی ہیں تیری آنکھیں
کیا عجب ہے وہ برا شخص بھی اچھا نکلے

مجھ کو پرواہ نہیں زمانے کی
وہ اگر مہربان اب بھی ہے

یہ گھڑی پھر نہ ہاتھ آئے گی
آج سجدوں کی انتہا کرلیں

کھلتے کھلتے کھلے گا باب قبول
عرض کر بار بار آدھی رات

اشک چشم تر میں رہنے دیجئے
گھر کی دولت گھر میں رہنے دیجئے

اس کے آنے پہ کس لئے ہو خفا
اس نے آخر کبھی تو آنا تھا

میں غلاموں کے غلاموں کا اک ادنیٰ خادم
مجھ سا قسمت کا دھنی کوئی بھلا کیا ہوگا

سنا ہے جب وہ سرِ بزم مسکراتا ہے
تو جھوم جاتے ہیں عاشق، مچل کے دیکھتے ہیں

یہ کس کی یاد میں راتیں سیاہ پوش ہوئیں
یہ کس کے فیض سے دن کا چراغ روشن ہے

کی عطا جس نے ہمیں اپنی غلامی کی سند
اس کا احسان بھلا کیسے بھلایا جائے

درد دے ، درد کے خزانے دے
دینے والے ! کسی بہانے دے

ہاتھ رنگیں کر لیے پہلے ہمارے خون سے
پھر انہی ہاتھوں سے ہم کو خوں بہا دینے لگے

تمہی چاروں طرف لکھے ہوئے ہو
مرے دل کے در و دیوار پڑھنا

ہم فقیروں کو کر دیا زندہ
اس نے مضطرؔ ! لگا کے سینے سے

ایک ہی چہرہ ہے مضطرؔ ! ایک ہی حسنِ تمام
آئینہ در آئینہ در آئینہ لکھا ہوا

سولی کو جو سجا سکے وہ سر تلاش کر
اے شیخ شہر ! پھر کوئی کافر تلاش کر

ہم نشیں کب کے جا چکے مضطر !
لیجئے! ہم بھی اب چلے صاحب!

(21)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

تاثرات مہمانان، بیت القادر کا افتتاح، امیر صاحب جرمنی اور معززین کے ایڈریسز اور حضور انور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

9 جون 2015ء

﴿حصہ دوم﴾

تاثرات مہمانان کرام

ایک صاحب نے کہا کہ: حضور انور کا وجود بہت positive لگا۔ میں ان کے وجود سے متاثر ہوں اور آپ ایک امن پسند شخصیت لگتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ سب کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ جو لوگ (دین) سے نفرت کرتے ہیں انہیں یہ بیوقوفانہ رویہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کہ بغیر معلومات حاصل کئے کسی کے بارہ میں کوئی غلط تصور بلکہ نفرت پیدا کر لیں۔

ایک صاحب نے کہا کہ: حضور انور کے وجود سے متاثر ہوا ہوں اور آپ کا وجود بہت مثبت معلوم ہوتا ہے۔ مگر مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ مجھے کبھی (دین) سے کوئی مسئلہ نہیں رہا۔ آپ کا ماٹو محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت اہم پیغام ہے۔

مقامی ہسپتال کے CEO نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ: حضور انور کا وجود نہایت positive معلوم ہوتا ہے اور آپ سے انسانوں کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کی طرف سے پیش کردہ دینی تعلیم اس اسلام کے بالکل برخلاف ہے جو میڈیا میں دکھایا جاتا ہے۔ مجھے حضور انور کے خطاب میں سے خاص طور پر یہ دو باتیں اچھی لگیں کہ یہاں کے رہنے والے سب مسلمان اور عیسائی وغیرہ جرمن ہیں اور ان میں کوئی امتیاز نہیں۔ دوسری بات یہ اچھی لگی کہ جب تک پہلے حصہ یعنی انسانوں سے تعلق کو صحیح نہیں کرو گے تب تک دوسرا حصہ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اُس کی عبادت کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

ایک اور دوست Muhs Joseph نے کہا کہ:

حضور انور کا وجود نہایت امن پسند اور معزز ہے۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی کہ آپ اپنے خلیفہ کی عزت بہت زیادہ کرتے ہیں۔ حضور انور کے خطاب میں یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ یہ علاقہ تو خوبصورت ہے ہی مگر خود خوبصورت انسان بن کر اس علاقہ کو حقیقی طور پر خوبصورت کریں اور علاقہ کے لئے مفید بنیں۔

اسی طرح ایک خاتون Brigitte صاحبہ کہنے لگیں کہ:

آپ کا وجود کچھ پوپ جیسا یعنی مذہبی رہنما جیسا لگتا ہے۔ آپ کے اندر ایک عجیب طاقت اور کشش موجود ہے اور آپ کا ایک خاص تعلق خدا تعالیٰ سے محسوس ہوتا ہے۔ آپ کے خطاب میں سے یہ بات پسند آئی کہ اندرونی خوبصورتی حقیقی خوبصورتی ہے۔

شہر کی integration آفس کی ممبر Erbil Eren صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

یہ فنکشن کامیاب تھا اور اس میں آج پتا چلا کہ ہاتھ نہ ملانے کے باوجود معاشرہ کو بہتر کرنے کے لئے اخلاقی طور پر hand in hand چلنے کی ضرورت ہے۔ حضور انور کا وجود بہت ہمدرد وجود لگتا ہے اور آپ کے الفاظ بہت اعلیٰ تھے خاص طور پر اندرونی خوبصورتی کے بارہ میں۔

دو پولیس افسران، ایک مرد اور ایک عورت بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

ہمیں یہ بات بہت اچھی لگی کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وہاں بیٹھے بیٹھے ہی دوسرے مقررین کی باتوں کو نوٹ کیا اور انہی باتوں کے حوالہ سے اپنا خطاب فرمایا۔ یہاں کے مقررین کی باتوں کو نوٹ کر کے انہیں دین کی خوبصورت تعلیم کے پیرایہ میں بیان کیا۔ یہی حقیقی integration ہے۔

خاتون پولیس افسر نے کہا کہ جس دین کو ہم پولیس والے دیکھتے ہیں وہ اس میں تو شدت اور سختی پائی جاتی ہے لیکن میں نے خلیفۃ المسیح کی دین کے بارہ میں باتیں سنی ہیں اور اگر یہی اسلام ہے جو خلیفۃ المسیح نے پیش کیا ہے تو پھر یہ دین یقیناً جلد پھیلے گا اور اس دین کے خلاف کسی انسان کے ذہن میں کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔

ایک عمر رسیدہ آدمی جو Pirates Party کے ممبر ہیں اور پارٹی میں اثر ورسوخ رکھتے ہیں وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چہرہ پر ایک خاص سکون اور اطمینان ہے۔ آپ کی تقریر بہت عمدہ تھی۔

ایک دوست جو Old Home میں رہتے ہیں اور ترکی جماعت کو بھی جانتے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ ترکیوں نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں ہمیشہ تحفظات کا اظہار کیا ہے لیکن اس کے باوجود میں اس تقریب میں شامل ہوا اور خلیفہ کا خطاب سنا۔ میں اس خطاب سے بہت متاثر ہوا۔ خلیفہ کی یہ بات مجھے بہت پسند آئی کہ ہم سب مل کر انسانیت کی خاطر ایک قوم بن کر کام کریں۔

ایک پارٹی کے ممبر نے کہا کہ جس طرح یہاں رضاکارانہ طور پر کام ہوا ہے ہماری پارٹی میں بڑے بڑے پروفیشنلز بھی ایسا زبردست کام نہیں کر سکتے۔

اسی طرح اس تقریب میں شامل اکثر لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ پروگرام کا انتظام بہت اچھا تھا۔

Vechta میں آمد

پروگرام کے مطابق ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور یہاں سے Vechta کے لئے روانگی ہوئی۔ Iserlohn سے Vechta کا فاصلہ 201 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر بیس منٹ پر Vechta میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں مقامی احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ بچے اور بچیاں بلند آواز میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی ترانے پڑھ رہے تھے۔ احباب نے نعرے بلند کئے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو ریجنل امیر مکرم مبشر احمد ساجد صاحب، صدر جماعت نصیر احمد بٹ صاحب اور ریجنل مربی سلسلہ مکرم عثمان نوید صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

اس موقع پر Vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. Claus Dalinghaus اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Stephan Siemer نے بھی حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

بیت القادر کا افتتاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کے بیرونی احاطہ میں چیری (Cherry) کا پودا لگایا اور Vechta شہر کے ڈپٹی میئر Mr. Claus Dalinghaus نے ناشپاتی کا پودا لگایا۔

بیت کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں بیت القادر کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ملک عثمان نوید صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم رمیض احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا اور Vechta شہر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا:

یہ شہر وفاقی سٹیٹ Niedersachsen کے مغرب میں 32 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور یہ Vechta ضلع کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی تاریخ گیارہویں صدی میں جا ملتی ہے جب شمالی جرمنی کے داخلی راستوں میں سے ایک راستہ پر قلعہ تعمیر کیا گیا۔ اس قلعہ کے اردگرد پھر آہستہ آہستہ لوگ آکر آباد ہونا شروع ہوئے۔

سولہویں صدی میں چند حملوں اور تیس سالہ جنگ اور اس کے علاوہ ایک مرتبہ ایک وسیع پیمانہ پر لگنے والی آگ نے اس شہر کے ایک وسیع حصہ کو تباہ کر دیا۔ اس کے باوجود Vechta شہر کے مکینوں نے اسے پھر آباد کیا۔

یہ شہر گھوڑ سواری کے حوالہ سے بھی مشہور ہے اور ایک لوک میلہ کی وجہ سے بھی مشہور ہے جو 1924ء سے ہر سال موسم گرما میں یہاں منعقد کیا جاتا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1986ء میں ہوا۔ مکرم لئیق احمد منیر صاحب مربی سلسلہ یہاں آئے اور جماعت قائم ہوئی جو آغاز میں سات ممبران پر مشتمل تھی۔ یہ جماعت کافی Active رہی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی مضبوط اور فعال جماعت بن چکی ہے۔ خدمت خلق کے حوالہ سے اور شجرکاری کے حوالہ سے اس جماعت نے بہت کام کیا ہے، یہ جماعت دینی پروگراموں، مجالس کے انعقاد اور بک سٹال لگانے میں بہت فعال ہے۔

بیت کا قطعہ زمین 2010ء میں خریدا گیا تھا۔ اس پلاٹ کا رقبہ 1998 مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ 55 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔

11 را کتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بیت کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اکتوبر 2013ء

میں یہاں تعمیر کا کام شروع ہوا بیت کے دو ہال ہیں اور Covered ایریا 257 مربع میٹر ہے، بیت کے مینار کی بلندی نو میٹر ہے اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہے یہاں بارہ گاڑیوں کے لئے پارکنگ کی جگہ ہے اور آج 9 جون بروز منگل اس بیت کا افتتاح ہو رہا ہے۔

ڈپٹی میئر کا خطاب

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد ڈپٹی میئر Claus Dalinghaus نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے یہاں مدعو کیا گیا۔ میں اس بات کا بھی شکرگزار ہوں کہ شہر Vechta کا ذکر بڑے خوبصورت انداز میں کیا گیا ہے۔ بیت کا افتتاح آپ کے لئے بھی اور ہمارے لئے بھی انتہائی خصوصیت کا حامل ہے اور میں اس موقع پر شہر کی انتظامیہ کی طرف سے مبارکباد کا پیغام دیتا ہوں۔

احمدیہ جماعت Vechta کے لئے یہ بیت خاص اہمیت کی حامل ہے۔ یہ نہ صرف ملنے کی جگہ ہے بلکہ اس بات کا بھی سمبل ہے کہ دین اسی طرح اس سوسائٹی کا حصہ ہے جس طرح دوسرے مذاہب اس شہر کا حصہ ہیں۔

موصوف نے کہا کہ یہاں احمدیہ بیت تعمیر ہونے سے اب Vechta شہر جماعت کا وطن بن گیا ہے اور جب ایک جگہ انسان کا وطن ہو تو وہ وہاں Integrate بھی ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ سب کو تسلیم کر کے مل جل کر رہا جائے اور کسی سے نفرت کا اظہار نہ کیا جائے۔

موصوف نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ حقیقت میں یہ بات کر کے بھی دکھاتی ہے اور سب سے پیار و محبت سے پیش آتی ہے۔

موصوف نے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! خیریت سے واپس جائیں اور پھر ضرور دوبارہ بھی یہاں، ہمارے پاس تشریف لائیں۔ اب میں آخر پر خلیفۃ المسیح کو ایک اعزاز پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ میئر موصوف نے شہر Vechta کے حوالہ سے ایک سوونیئر پیش کیا۔

صوبائی ممبر پارلیمنٹ کا ایڈریس

میئر کے ایڈریس کے بعد صوبائی ممبر پارلیمنٹ Mr. Stephan Siemer نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا عزت مآب خلیفۃ المسیح! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ بیت کے افتتاح کے لئے دعوت دی ہے۔ میں صوبائی اسمبلی کا ممبر ہوں اور جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتا رہتا ہوں۔ آج Vechta میں آپ کے کاموں، آپ کی محنت کا پھل بیت کی تعمیر کی صورت میں آپ کو مل رہا ہے۔ اب آپ اپنے مذہب کے مطابق اپنی عبادت اس بیت میں کر سکیں گے۔

موصوف نے کہا آپ نے اپنے دعوت نامہ میں امن، سلامتی، وسعت حوصلہ، گفتگو، ڈائیلاگ اور انسانیت کی مدد اور خدمت کا جذبہ پیش کیا ہے۔ میں اس حوالہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس علاقہ میں مختلف مذاہب آباد ہیں۔ پروٹسٹنٹ، کیتھولک بڑی تعداد میں آباد ہیں۔ آجکل مختلف مذاہب میں بڑے مسائل پائے جاتے ہیں۔ اس طرح جو مذاہب ایک دوسرے کے قریب ہوں ان میں مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔

ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا بہت ضروری ہے سب مذاہب والے اپنے اپنے طریق کے مطابق رہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت سے پیش آئیں۔

ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ وہ زمانہ دوبارہ نہ آئے جس میں پھر سے لڑائیاں ہوں۔ کیونکہ جرمنی میں ایسا زمانہ رہا ہے کہ یہاں لڑائیاں ہوتی رہی ہیں۔ آخر پر موصوف نے ایک بار پھر آج کی دعوت اور اس تقریب میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کیا۔

ممبر پارلیمنٹ کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سات بجکر دس منٹ پر اس تقریب سے خطاب فرمایا:

خطاب حضور انور

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان السلام علیکم ....

پہلے تو میں آئے ہوئے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ہمارے اس فنکشن میں آئے جو خالصتاً مذہب سے تعلق رکھنے والی ایک جماعت کا مذہبی فنکشن ہے اور اس کی عبادت گاہ کا افتتاح ہے اور یہ بات یقیناً آپ کے کھلے دل و دماغ کی نشاندہی کرتی ہے اور اس کا اظہار کرتی ہے۔ باوجودیکہ آپ احمدی نہیں ہیں پھر بھی آپ اس فنکشن میں آئے اور نہ صرف اس فنکشن میں آئے بلکہ آپ کے اس اظہار سے اور بھی زیادہ میرے شکرگزاری کے جذبات ابھرتے ہیں کہ آپ کو انتظامیہ نے ساڑھے پانچ بجے کا وقت دیا تھا لیکن میرے سفر کی وجہ سے آپ کو انتظار کرنا پڑا۔ ہم نے ایک لمبا سفر کیا اور پھر راستہ میں ایک دوسرے شہر میں جو کہ یہاں سے دو اڑھائی سو کلو میٹر دور ہے، ایک (بیت) کا سنگ بنیاد رکھا۔ وہاں تقریب ہوئی اور پھر وہاں سے چلے۔ تو ظاہر ہے جب سفر لمبا ہو اور راستے میں بعض ٹریفک کی روکیں بھی حائل ہو جائیں اور فنکشن بھی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے میں پہلے تو آپ سب سے معذرت کرنا چاہتا ہوں کہ اس کے باوجود آپ نے ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کیا اور یہ بہت بڑی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور میری یہ شکرگزاری اس لئے بھی ہے کہ میں اس نبی ﷺ کو ماننے والا ہوں جنہوں نے فرمایا کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ کبھی خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ گویا کہ یہ شکرگزاری بھی میری عبادت کا حصہ ہے۔ مجھے (بیت) جا کر نماز پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اگر میں آپ لوگوں کے نیک جذبات اور احساسات کا خیال نہ کروں اور آپ کا شکرگزار نہ بنوں۔ تو سب سے پہلے تو میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے رہے معذرت خواہ بھی ہوں کہ آپ لوگوں کو لمبا انتظار کرنا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نزدیک (بیت) خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور ہر عبادت کی جگہ خدا تعالیٰ کا گھر ہوتا ہے۔ اسی لئے جب کفار مکہ نے آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد مدینہ جانے کے بعد آپ ﷺ پر حملہ کیا اور اس وقت مسلمانوں کے پاس کوئی جنگی ساز و سامان نہ تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو حکم ہوا کہ بہت صبر کر لیا، تیرہ سال تک صبر کیا ہے، اب ان دشمنوں کے ہاتھ روکنے ہوں گے اور سختی سے جواب دینا ہوگا۔ لیکن سختی کیا صرف مسلمانوں کو بچانے کے لئے؟ نہیں۔ فرمایا: سختی اس لئے کرو کہ اگر آج ان پر سختی نہ کی گئی تو یہ مذہب کے مخالف لوگ جو خدا کے گھروں کو آباد نہیں دیکھنا چاہتے، جو یہ نہیں چاہتے کہ لوگ کسی مذہب کے ساتھ تعلق رکھیں اور اپنی عبادت گاہوں کو آباد کریں، یہ ان کو ختم کر دیں گے۔ اس لئے قرآن کریم میں بڑا واضح لکھا ہوا ہے کہ اگر ان کے ہاتھ نہ روکے تو نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی سیناگاگ باقی رہے گا، نہ کوئی اور عبادت خانہ باقی رہے گا، نہ مسجد باقی رہے گی۔ گویا کہ مسلمانوں نے صرف مسجد کا دفاع نہیں کرنا بلکہ ہر عبادت گاہ کا دفاع کرنا ہے۔ چرچ کے تقدس کو بھی قائم رکھنا ہے، سیناگاگ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے temples اور عبادتگاہوں کو بھی قائم رکھنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تو یہ وہ تعلیم ہے جو (بیت) بنانے کے ساتھ ہمارے لئے ایک لائحہ عمل ہے۔ پس اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم (بیوت) بناتے ہیں اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نہ صرف تمام مذاہب کے ماننے والوں کا عزت و احترام کرتے ہیں، ان کے بانیان کا عزت و احترام کرتے ہیں بلکہ یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ہماری عبادت مکمل ہی نہیں ہو سکتی۔ اور پھر یہ بھی کہ نہ صرف احترام ہے بلکہ اگر ہمیں کسی بھی دوسرے مذہب کے لوگ اپنی عبادت کے گھروں کی حفاظت کے لئے بلائیں تو اس کے لئے بھی جماعت احمدیہ ہر وقت جانے کیلئے تیار ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ عبادت کرو اور قرآن کریم میں بے شمار جگہ یہ حکم دیا کہ تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کو مانتے ہوئے جہاں تم اس کی عبادت کرو وہاں بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ تکبر اور نخوت کو دور کرو۔ عاجزی کو اختیار کرو اور عاجزی سے اپنے انسانوں کی، اپنے بھائیوں کی، اپنے ہم قوموں کی بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کی خدمت کرو۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ہمیں یعنی (بیوت) میں آنے والوں کو اپنانے کا حکم ہے۔ تو اگر یہ ہو گا تو تبھی خدا تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہو گی اور تبھی عبادت کے حق بھی ادا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے سامنے اکثریت ان کی بیٹھی ہے جو احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ جو شکلیں میرے سامنے ہیں ان میں شاید احمدی 1/10 حصہ ہوں۔ باہر ضرور ہوں گے جو میری باتیں سن رہے ہوں گے لیکن میرے سامنے اکثریت مقامی لوگوں کی ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدیوں کے یہاں تعلقات اچھے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس (بیت) کے بننے کے بعد جس کا مقصد ہی ان تعلقات کو وسیع کرنا ہے اور انسانیت کی قدروں کو قائم کرنا ہے۔ امید ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے یہاں کے احمدی مزید کوشش کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی جماعت احمدیہ جن کو ہم مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں نے فرمایا کہ میں دو مقصد لے کر آیا ہوں۔ اگر میرے ماننے والے ان دو مقاصد کو پورا نہیں کرتے تو تم میری جماعت میں شامل نہیں ہو۔ تمہیں احمدی (-) کہلانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تم پھر اسی طرح شدت پسند ہو جس طرح دوسرے گروہ ہمیں نظر آتے ہیں۔ اور وہ دو مقصد یہ ہیں:

آپ نے فرمایا کہ ایک تو میں یہ مقصد لے کر آیا ہوں کہ انسان کو اس کے پیدا کرنے والے کے قریب کروں اور اس کی صحیح عبادت کرنے والا بناؤں اور دوسرا مقصد یہ کہ انسانوں کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔ پس یہ دو بڑے مقاصد ہیں، جس کے لئے جماعت احمدیہ قائم کی گئی اور یہ وہ مقاصد ہیں جن کی انجام دہی کے لئے جماعت احمدیہ دنیا کے ہر شہر میں ہر کونہ میں کوشش کر رہی ہے۔ اور اسی لئے ہماری (بیوت) بھی قائم کی جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہی وجہ ہے کہ افریقہ اور دوسرے غریب ملکوں میں ہم خدمت انسانیت کی کوشش کر رہے ہیں۔ صرف مذہبی جماعت ہونے کا حق ادا نہیں کر رہے۔ صرف اپنی عبادتوں کی طرف توجہ نہیں دے رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے سکول بھی چل رہے ہیں اور بغیر کسی امتیاز کے سکولوں میں غریب بچوں کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں ہمارے بہت سے سکول ایسے ہیں جن میں احمدی تو کیا مسلمان بھی نہیں ہیں۔ عیسائی اور لامذہب لوگ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور بغیر کسی امتیاز کے ہم

انہیں تعلیم دینے کی کوشش کررہے ہیں۔ ان میں پرائمری سکول بھی ہیں، سیکنڈری سکول بھی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس کے علاوہ ہمارے بہت سے ہسپتال اور ہیلتھ کیئر سنٹر بھی ہیں جو خدمت انسانیت کررہے ہیں۔ اسی طرح بغیر کسی امتیاز کے افریقہ کے دور دراز ممالک میں ہم پانی مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہاں رہنے والے لوگوں کو باوجود اس کے کہ آپ کے ہوٹلوں میں جاؤ تو واش رومز میں لکھا ہوتا ہے کہ پانی کم استعمال کرو، پانی قیمتی چیز ہے، لیکن اس کے باوجود پانی ضائع کیا جاتا ہے۔ آپ کے گھروں میں آپ لوگوں کو احساس نہیں ہوتا، آپ tap کھولتے ہیں تو پانی حاضر ہوجاتا ہے۔ لیکن افریقہ میں میں نے آٹھ سال گزارے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ وہاں کے لوگ پانی کیلئے کس طرح ترستے ہیں۔ وہ بچے جو آپ کے بچے ہیں، جن کے لئے آپ سات آٹھ سال کی عمر میں اس فکر میں ہوتے ہیں کہ انہیں اچھی خوراک دیں، ان کی اچھی نشوونما کریں۔ ان کو اچھی تعلیم دلوائیں۔ وہ بچے سروں پر بالٹیاں رکھ کر دو دو تین تین کلومیٹر جاتے ہیں اور وہاں کے گندے pond سے اپنے گھروں کے لئے بارش کا پانی لے کر آتے ہیں۔ تو ایسے حالات میں جماعت احمدیہ یہ بھی کوشش کررہی ہے کہ لوگوں کو ان کے گھروں کے پاس پینے والا پانی مہیا کیا جائے اور پھر وہ پانی جو وہ بالٹیوں میں لے کر آتے ہیں وہ بھی ایسا ہے جس کو دیکھ کر آپ شاید اس میں ہاتھ ڈالنا بھی پسند نہ کریں کہ اتنا گندا پانی ہوتا ہے۔ لیکن وہ مجبور ہیں اور وہی پانی پیتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ نے پانی مہیا کرنے کے لئے بہت سارے پروجیکٹس شروع کئے ہیں اور پمپ بھی لگارہے ہیں اور بہت سارے پمپ جو UN نے لگائے اور خراب ہوگئے اور ان کا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا ان کو rehabilitate بھی کیا تا کہ لوگوں کے گھروں میں صاف پینے کا پانی مہیا ہوجائے۔ اور اب جب یہ پمپ لگتے ہیں اور وہاں سے صاف پانی نکلتا ہے تو وہاں کے لوگوں کی، عورتوں اور بچوں کی جو چہرے کی خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کو صاف پانی مہیا کردیا اور وہ چار چار کلومیٹر دور سفر کرکے ایک بالٹی پانی کی اٹھانے سے بچ گئے۔ پس یہ کام ہیں جو جماعت احمدیہ خدمت انسانیت کے لئے کررہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر اسی طرح جماعت احمدیہ ماڈل ولیج پروجیکٹ بھی چلارہی ہے جس میں وہاں کے لوگوں کو سٹریٹ لائٹس مہیا کی جاتی ہیں، کمیونٹی ہال بنایا جاتا ہے اور گرین ہاؤس بنا کر ان کو تھوڑی سی مقامی طور پر ویجیٹیبل وغیرہ اگانے کے لئے موقع مہیا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پانی کے پروجیکٹ بھی اس میں شامل ہیں اور یہ کسی خاص جگہ پر نہیں ہورہا، بلکہ ہر جگہ، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والا شخص ہو اس کے لئے یہ پروجیکٹ چل رہے ہیں۔ پس خدمت انسانیت ایک بہت بڑا کام ہے جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت سے چرچز بھی ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور بڑے وسیع پیمانے پر بھی کرتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ جس طرح آپ نے یہاں دیکھا کہ یہ (بیت) بنائی تو والنٹیئرز نے بنائی اور بہت سا کام انہوں نے خود اپنے ہاتھوں سے کیا۔ ہمارے یورپ سے اور دوسرے ملکوں سے پڑھے لکھے انجینئرز، ڈاکٹرز اور دوسرے لوگ volunteer کے طور پر اپنے خرچ پر جاتے ہیں اور جو یہاں کاروں میں بیٹھ کر سفر کرنے والے ہیں، شہروں میں رہنے والے اور یورپ میں رہنے والے ہیں، جن کو آٹو بان کے بغیر ایک شہر سے دوسرے شہر جانے کا شاید تصور بھی نہ ہو، یا جہاں پکی سڑک کے بغیر جا نہ سکتے ہوں وہ وہاں جا کر کچے راستوں پر بعض اوقات موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر اور بعض اوقات سائیکلوں پر بیٹھ کر جاتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔ کوئی چار ہفتوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہے کوئی آٹھ ہفتے کے لئے۔ یہ خدمت انسانیت خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کررہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ کام جماعت احمدیہ کا ہے اور یہی وہ کام ہے جس کے لئے جماعت احمدیہ دنیا میں ہر جگہ پیغام دیتی ہے اور مجھے امید ہے کہ یہی باتیں آپ لوگوں کو پتہ لگی ہوں گی اور ان کے اظہار احمدیوں سے ہوئے ہوں گے تبھی آپ کے احمدیوں سے ایسے تعلقات ہیں کہ مجھے یہاں آج بے شمار مقامی لوگ نظر آرہے ہیں، جن کا مذہبی لحاظ سے جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے باوجود ہمارے ایک مذہبی فنکشن میں شامل ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بھی جزاء دے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک بات ہمارے امیر صاحب نے یہاں کی کہ یہ شہر اس لحاظ سے بھی مشہور ہے کہ یہاں بچوں کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے، یا ہوا کرتی تھی۔ اور آگے جو فقرہ ترجمہ کرنے والے نے ترجمہ کیا تھا وہ یہ تھا کہ یہی کام جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ تو مجھے پتہ نہیں کہ اس سے ان کی کیا مراد ہے لیکن اگر ان کی مراد یہ تھی کہ بچے پیدا کرنے کا کام جماعت احمدیہ کرتی ہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے افراد کو زیادہ سے زیادہ بچے عطا فرمائے تا کہ پھر صحیح رنگ میں ان کی تعلیم کرکے اس کی تربیت کرکے اس شہر کے لئے مزید نمونے قائم کرسکیں۔ پس آئندہ نسلوں میں نیکیوں کو جاری رکھنا بھی بڑی بات ہے، جس کی طرف جماعت احمدیہ بہت توجہ دیتی ہے اور توجہ دینی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے نیشنل امیر صاحب نے (بیت) کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ایک بات یہ بھی کہی کہ یہ (بیت) پتھر سے بنائی گئی ہے۔ ایک تو پتھر کی ظاہری خوبصورتی ہے لیکن پتھر کی بری مثالیں بھی ہیں۔ ہمارے ہاں ایک مثال ہے کہ جو آدمی دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسروں کے احساسات کا خیال نہ رکھتا ہو، جو دوسرے کی بات سمجھنے کی کوشش نہ کرتا ہو وہ پتھر دل ہوتا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے ہمیں ایک اور مثال بھی دی ہے کہ کچھ لوگ تو پتھر دل ہوتے ہیں، کچھ نہیں ہوتے اور کچھ پتھر سے بھی زیادہ سخت دل ہوتے ہیں۔ بلکہ پتھروں میں سے بھی کچھ ایسے ہیں جن سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔ تو امید ہے کہ جماعت احمدیہ کے وہ افراد جو اس (بیت) میں عبادت کرنے آئیں گے تو پتھر سے بنی ہوئی (بیت) دیکھ کر ان کے دل پتھر کی طرح سخت نہیں ہوجائیں گے بلکہ ان پتھروں کی طرح ہوں گے، جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹتے ہیں اور ہر احمدی جو یہاں عبادت کرنے کے لئے آئے گا دل ایسا ہوجائے گا جس میں سے دوسروں کے لئے محبت اور پیار کے چشمے پھوٹیں گے اور یہی ہمارا مقصد ہے کہ اسی طرح دنیا میں محبت اور پیار کو پھیلائیں۔ تبھی ہم اپنے اس نعرے پر عمل کرنے والے ہوں گے کہ ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“۔ پس یہ جماعت احمدیہ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ یہ احمدی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور آپ شہریوں سے بھی یہی کہوں گا کہ اگر آپ دیکھیں کہ یہ فرض ادا نہیں ہورہا تو مجھے ضرور بتائیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسرے نائب میئر صاحب نے یہاں (بیت) کی خصوصیات کا ذکر کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ان کا بھی شکر ادا کرتا ہوں۔ (دین) کے بارے میں جو توقعات انہوں نے بیان کیں یا جو ان کا خیال تھا کہ یہ (دین) کی حقیقی روح ہے۔ انشاء اللہ اس (بیت) کے بننے کے بعد اس سے بڑھ کر احمدی ...... کے رویوں سے اور ان کے ہر عمل سے ان کا اظہار ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انٹیگریشن (integration) کی بات ہورہی ہے تو میری نظر میں integration صرف ظاہری میل جول نہیں بلکہ حقیقی integration اس وقت ہوتی ہے جب یہاں آکر آباد ہونے والے احمدی جو دوسرے ملکوں سے آئے ہیں اور یہاں آکر ان کو جرمنی کی شہریت مل گئی ہے اور یہاں آکر ان کو وہ تمام فوائد حاصل ہیں جو ایک جرمن شہری کو حاصل ہیں اور ان کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ تو اصل انٹیگریشن یہ ہے کہ اب اس ملک سے کامل وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہو۔ اگر مکمل ایمانداری نہیں دکھاتے، ملک کی ترقی میں حصہ نہیں لیتے، یہاں کے معاشرے کی بہتری کے لئے اپنی سوچوں کو، اپنی عقلوں کو اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ صحیح طرح integrate نہیں ہورہے اور نہ اپنے ایمان کا صحیح حق ادا کررہے ہیں۔ کیونکہ یہ بھی ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری وطن سے محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ پس میرا خیال ہے کہ ان سب کا اظہار احمدیوں کی طرف سے ہوتا ہے تبھی یہ نظارے نظر آرہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ پہلے سے بڑھ کر نظر آئیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان کی ایک بات مجھے بہت اچھی لگی کہ ہمیں ایک دوسرے کے جذبات کا احساس کرنا چاہئے۔ اب یہی بات راستے میں جہاں (بیت) کا سنگ بنیاد رکھ کر آیا ہوں، وہاں بھی میں نے کہی تھی کہ اگر ہم ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں گے، ان کا احساس کریں گے، ان کے احساسات کو محسوس کریں گے، تبھی ہم حقیقی رنگ میں آپس میں محبت اور پیار سے رہ سکتے ہیں اور تبھی ہم ایک حسین معاشرے کو، ایک خوبصورت معاشرے کو جنم دے سکتے ہیں۔ اور مذہب آتا ہی اس لئے ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ مذہب کا معاملہ تمہارے دل کے ساتھ ہے۔ جس کی جو مرضی ہے وہ مذہب قبول کرے لیکن انسانی قدروں کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھو۔ ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا بہر حال خیال رکھو۔ اگر یہ نہیں کررہے تو تم اچھے انسان نہیں ہو اور اگر اچھے انسان نہیں تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا نہیں کرسکتے۔ اسی طرح میں ان کے تحفے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو انہوں نے مجھے دیا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر ایم پی صاحب نے بھی کچھ باتیں کیں۔ ایک بات انہوں نے اختلافات کے بارہ میں کی اور یہاں کے اختلافات کی تاریخ بتائی۔ پھر یہ بھی بتادیا کہ ایک ایسے چرچ میں دو مختلف فرقے اپنی اکٹھی عبادت بھی کرتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی خوبی ہے اور یہی اصل چیز ہے جس کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ اگر ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں گے تو اس واحد خدا کی عبادت کے لئے جو ہمارا پیدا کرنے والا ہے بنائی گئی عبادتگاہیں بھی ایک دوسرے کو استعمال کے لئے دے سکتے ہیں اور اکٹھے ان میں عبادت بھی کرسکتے ہیں۔ تو ہر مذہب امن اور پیار کی تعلیم لے کر آیا لیکن ان مذہبوں کو بگاڑ دیا گیا۔ بانی جماعت احمدیہ نے یہی بات ہمیں بتائی کہ مذہب بگڑ چکے ہیں اب انہیں دوبارہ پیار اور محبت کی تعلیم دینے کے لئے میں آیا ہوں اور پھر اپنے ماننے والوں کو کہا کہ ہر وہ شخص جو مجھے مانتا ہے، اس کا یہ فرض ہے کہ اس محبت اور پیار کی تعلیم کو اور انسانی قدروں کو قائم کرو تبھی تم خدا تعالیٰ کی

عبادت کا حق ادا کرسکو گے اور (بیوت) کے حق بھی ادا کرسکو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ دنیا میں بہت بڑا فساد پیدا ہوا ہوا ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف مڈل ایسٹ میں فساد ہے یا بعض عرب ملکوں میں فساد ہے۔ یا ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں فساد ہے۔ یہ فساد تھوڑے تھوڑے فساد ہی ہوتے ہیں جو بڑھتے بڑھتے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور یہی نظارے ہمیں پرانی جنگوں کی تاریخ سے نظر آتے ہیں۔ پس اس بارے میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ یہ فساد جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے اس کو ہم روکیں اور امن اور پیار اور محبت اور بھائی چارے کی تعلیم کو بھی پھیلائیں اور اپنے عملوں سے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ جہاں ہم ایک دوسرے کو محفوظ کرنے والے ہوں گے وہاں آئندہ نسلوں کو بھی محفوظ کرنے والے ہوں گے۔ آئندہ آنے والی نسلیں اگر ہماری بے احتیاطی کی وجہ سے جنگ کا شکار ہوئیں تو اس کے بہت برے نتائج نسل در نسل نظر آئیں گے اور وہ نسلیں پھر ہمیں الزام دیں گی۔ اس لئے ہمیں آج محبت اور پیار پھیلانے کی ضرورت ہے جس کے لئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی چاہئے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کوشش کرسکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

احمدیوں کو میں ساتھ ساتھ توجہ دلاتا رہا ہوں، دوبارہ خاص طور پر احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اب یہ (بیت) بننے کے بعد لوگوں کی توجہ پہلے سے بڑھ کر آپ کی طرف ہوگی اس لئے پہلے سے بڑھ کر آپس میں بھی محبت اور پیار کا اظہار کریں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق بھی ادا کریں اور اس (بیت) کے بنانے کے بعد اپنے ماحول کا حق بھی ادا کریں۔ خدمت انسانیت بھی کریں اور پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار کا پیغام اس شہر میں بھی اور اپنے ہمسایوں میں بھی پھیلاتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

انٹرویو حضور انور

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں ڈنر پیش کیا گیا۔ ڈنر کے فوراً بعد ریڈیو NDR کے ایک صحافی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔

صحافی نے سوال کیا کہ مذہبی رواداری اور برداشت کے متعلق جن دینی تعلیمات کے بارہ میں آپ نے بیان کیا ہے، سعودی عرب اور دنیا میں موجود مسلمان ان تعلیمات پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرا کام تو صرف (دین) کی حقیقی اصل تعلیمات پیش کرنا ہے۔ میں کسی پر زبردستی تو نہیں کر سکتا یا کسی کو مجبور تو نہیں کرسکتا۔ اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو میں ہمیشہ انہیں کہتا ہوں کہ (دین) کی اصل اور خوبصورت تعلیمات پر عمل پیرا رہیں۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں یا جہاں بھی مجھے کچھ کہنے کا موقع ملتا ہے تو میں ان سے یہی چیز کہتا ہوں۔ پس میں زبردستی تو نہیں کرسکتا لیکن ہر جگہ یہی پیغام دیتا ہوں کہ (دین) کا نام بدنام مت کرو۔ بلکہ ایک مرتبہ تو میں نے انہیں براہ راست مخاطب کرکے بھی کہا ہے کہ (دین) کا نام بدنام مت کرو۔ (دین) تو امن کا مذہب ہے۔ خدارا اپنے مذہب کی خاطر اپنے ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی بجائے اصل (دینی) تعلیمات پر عمل کرو۔

اس کے بعد اس نمائندہ صحافی نے پوچھا کہ حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں جماعت احمدیہ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

یہاں جرمنی میں جماعت بہت فعال ہے۔ نوجوان طبقہ پڑھا لکھا ہے۔ ہمارے جو بچے سکولوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں ان میں کافی ذہین اور قابل طالبعلم ہیں۔ اسی طرح نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد یونیورسٹیوں سے گریجوایشن اور ماسٹرز کر رہی ہے اور بعض پی ایچ ڈی اور ریسرچ بھی کر رہے ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں کو یہی کہتے ہیں کہ دنیاوی علم بڑھانے کے ساتھ ساتھ اپنے بنیادی فرض یعنی اپنے خالق کو پہچاننے اور اس کی تعلیمات اور احکامات پر عمل کرنا نہ بھولیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے گئے۔ جہاں لوکل انتظامیہ اور وقار عمل کرنے والے خدام، انصار اور جرمن مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت سے باہر تشریف لائے اس موقع پر موجود، اس تقریب میں شامل ہونے والے احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

کونٹ ٹالسٹائی (1828ء تا 1910ء)

کونٹ ٹالسٹائی روس کا مشہور محبّ وطن فلاسفر، مفکر اور ناول نگار تھا۔ Ana Karenina اور War and Peace اس کی یادگار تصانیف ہیں۔ اس نے معاشرے کے پسے ہوئے طبقات پر بہت کچھ لکھا اس کی لکھی ہوئی بعض نصابی کتب بھی بہت مقبول ہوئیں۔ اس نے اپنے وطن کی اصلاح میں نہایت درجہ کوشش کی تھی۔ جس کی وجہ سے دور استبداد میں اس کو جلاوطن بھی کر دیا گیا مگر وہ اپنے ملک کی خدمت میں مصروف رہا۔ اس نے جاگیرداروں کے مظالم کو نمایاں کیا جو وہ اپنے مزدوروں پر کرتے تھے۔ اس نے عیسائیت پر بھی تنقید کی کہ عیسائیت بھی جاگیرداروں کی حمایت کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے پوپ کو بھی لکھا کہ وہ اصلاحات کا پروگرام جاری کرے۔ اپنی زندگی کے آخر پر وہ یورپ کی ایک اہم اور مقدس ہستی کا مقام حاصل کر چکا تھا۔ یورپ کے ممالک کے اہم لوگ اس سے ملنے اور راہنمائی حاصل کرنے کے لئے آتے رہے۔

ٹالسٹائی کا رجحان اسلام کی طرف رہا۔ وہ اسلامی تعلیمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتا رہا۔ بلکہ لوگوں کو بھی بتاتا رہا کہ دنیا کے مسائل اور انسانی مسائل کا حل اسلام میں ہے۔ اس کے ایک دوست نے جو ٹالسٹائی کا ڈاکٹر بھی تھا۔ ٹالسٹائی کے نام آنے والے خطوط اور جوابات پر مشتمل چار جلدیں شائع کی ہیں۔

کونٹ ٹالسٹائی ایک کثیر التصانیف اور مقبول عام مصنف تھا۔ جس کی تصانیف کا یورپ کی بہت سی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ بقول اخبار کرمل روس اس کے ذخیرہ کتب میں ایک ایسی کتاب برآمد ہوئی ہے جو اس نے ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں تحریر کی تھی اور جس میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کی احادیث کا انتخاب درج کیا تھا۔ جس سے کونٹ موصوف کی غرض یہ تھی کہ اپنی قوم کو شریعت اسلامیہ اور اس کے برگزیدہ بانی کے احسانات سے آگاہ کرے۔

ٹالسٹائی نے آنحضرت ﷺ کی نسبت اپنے اس رسالہ کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ نبی محمدؐ ان عظیم الشان معلمین میں سے ہیں جنہوں نے اتحاد امم کی بڑی خدمت کی ہے ان کے فخر کے لئے یہ بالکل کافی ہے کہ انہوں نے ایک وحشی قوم کو نور حق کی جانب راہنمائی کی اور اس کو ایک امن وصلح پسند اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنے والی قوم بنا کر اس کو خونریزی اور انسانی قربانی سے روکا اور اس کے لئے ترقی وتہذیب کے راستے کھول دیئے اور پھر یہ کہ اتنا بڑا کام صرف ایک فرد واحد کی ذات سے ظہور پذیر ہوا۔ یہ اسلام کا ایک عجیب راز یا معجزہ ہے کہ غیر مذاہب والوں میں جس قدر مداح اس مذہب کے ہیں کسی اور مذہب کے نہیں ہیں اور مداح بھی معمولی درجہ کے اور قابلیت کے لوگ نہیں بلکہ وہی لوگ جن کی صیابت رائے ایک زمانہ کو مسلّم ہے۔

(علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ بحوالہ اخبار بدر 17 اکتوبر 1912ء ص5)

ٹالسٹائی نہ صرف اسلام کے اصولوں کی صداقت اور آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا معترف تھا۔ بلکہ آئندہ زمانہ کی اصلاح کے لئے بھی امام مہدی جیسی شخصیت کے ظہور کا بھی منتظر تھا جو دنیا میں امن اور انصاف کا بول بالا کردے۔ بلکہ اس نے امام مہدی کی قومیت منگول ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

علامہ اقبال، خاں نیاز الدین نیاز کے نام اپنے خط محررہ 10 جون 1920ء میں لکھتے ہیں:۔

کونٹ ٹالسٹائی (روسی امیر جس نے راہبانہ زندگی اختیار کرلی تھی اور جو اس ملک کے بہترین مصنفین میں تھا) کا خیال تھا کہ لالۂ آتش نژاد منگولین قوم سے پیدا ہوگا اور اس وقت دنیا میں موجود ہے اب یہ معلوم نہیں کہ اس کا خروج یا ظہور کب ہوگا اور وہ اس وقت روس میں ہے یا وسط ایشیاء میں یا شام میں۔

(مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین خان ص97 مرتب عبداللہ شاہ ہاشمی ناشر اقبال اکادمی لاہور اشاعت 2006ء)

کونٹ ٹالسٹائی کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت مسیح موعود کا پیغام پہنچایا تھا۔ جو حضرت اقدس کا مشہور لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی جو انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں قسط وار شائع ہورہا تھا۔ ریویو کے وہ شمارے بھجوائے گئے۔ جس کا کونٹ ٹالسٹائی نے جواب دیا اس کے جواب میں پھر حضرت مفتی صاحب نے خط لکھا۔ یہ خط وکتابت حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی کتاب ذکر حبیب میں درج ہے۔

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب

''آپ کی بعض خودنوشت روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت مولوی نورالدین (خلیفۃ المسیح الاول) اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بیت مبارک میں موجود نہ ہوتے تو حضرت اقدس مسیح موعود حافظ معین الدین صاحب یا آپ کو امام الصلوٰۃ بنا لیتے اور بعض اوقات خود امامت کے فرائض انجام دیتے اور آپ کو حضور کے پیچھے نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہوجاتی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص605)

''عبادت نہایت خشوع وخضوع اور حضور قلب سے کرتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اس دنیا میں نہیں۔'' (تاریخ احمدیت جلد 19 ص607)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 119826 میں سعدیہ مظفر

زوجہ مستنصر احمد قمر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 52 کوارٹر صدر انجمن ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 3 ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ سعدیہ مظفر گواہ شد نمبر 1۔ محمد افضل بٹ ولد محمد احسان بٹ گواہ شد نمبر 2۔ مظفر احمد قمر ولد بشیر احمد

مسل نمبر 119827 میں صوفیہ مظفر

بنت مظفر احمد قمر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 52 صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ صوفیہ مظفر گواہ شد نمبر 1۔ محمد افضل بٹ ولد محمد احسان بٹ گواہ شد نمبر 2۔ مظفر احمد قمر ولد بشیر احمد قمر

مسل نمبر 119828 میں محمد اعظم

ولد محمد شفیع قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 207 صدر احمدیہ دارالصدر شرقی الف ضلع وملک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار 270 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اعظم گواہ شد نمبر 1۔ احتشام البدر ولد محمد اعظم گواہ شد نمبر 2۔ حافظ حماد احمد ولد عبدالحنان

مسل نمبر 119829 میں مائرہ نگہت

بنت محمد اعظم قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 207 کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ مائرہ نگہت گواہ شد نمبر 1۔ محمد اعظم ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ حافظ حماد احمد ولد عبدالحنان

مسل نمبر 119830 میں شائستہ کنول

بنت محمد اعظم قوم جنجوعہ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 207 دارالصدر شرقی الف ضلع وملک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ شائستہ کنول گواہ شد نمبر 1۔ محمد اعظم ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ حافظ حماد احمد ولد عبدالحنان

مسل نمبر 119831 میں ریاض بیگم

زوجہ محمد اعظم قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 207 دارالصدر شرقی الف ربوہ ضلع وملک چنیوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد 50 ہزار روپے (2) حق مہر 6 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ریاض بیگم گواہ شد نمبر 1۔ محمد اعظم ولد محمد شفیع گواہ شد نمبر 2۔ حافظ حماد احمد ولد عبدالحنان

مسل نمبر 119832 میں ماریہ شبیر

بنت شبیر محمد قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد سلطان ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ماریہ شبیر گواہ شد نمبر 1۔ عبدالرشید گوندل ولد ریاض احمد گواہ شد نمبر 2۔ امام بخش گوندل ولد زیاد بخش

مسل نمبر 119833 میں عصر احمد

ولد ظفر اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ ضلع وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عصر احمد گواہ شد نمبر 1۔ عتیق احمد ولد منیر احمد گواہ شد نمبر 2۔ عطاء الحفیظ ولد عبدالرشید

مسل نمبر 119834 میں محمد افضل

ولد غلام محمد قوم آرائیں پیشہ بے روزگار عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/1 دارالفضل غربی فضل ضلع ربوہ وملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 3 مرلہ 2 لاکھ 26 ہزار روپے (2) نقد 20 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد افضل گواہ شد نمبر 1۔ ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم گواہ شد نمبر 2۔ مسعود احمد ولد محمد حنیف

مسل نمبر 119835 میں افتخار احمد

ولد حاجی نثار احمد قوم..... پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع وملک گوجرانوالہ پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ افتخار احمد گواہ شد نمبر 1۔ عمران حمید ولد حمید اللہ گواہ شد نمبر 2۔ خلیق بشاش ولد ناصر احمد طاہر

مسل نمبر 119836 میں مرزا محمد اکرام

ولد غلام رسول قوم ..... پیشہ انجینئرنگ عمر بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مرزا محمد اکرام گواہ شد نمبر 1۔ عامر حبیب سیٹھی ولد طاہر حبیب سیٹھی گواہ شد نمبر 2۔ طیب رسول احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر 119837 میں مشہود احمد

ولد غلام رسول قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 جنوری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مشہود احمد گواہ شد نمبر 1۔ عامر حبیب سیٹھی ولد طاہر حبیب سیٹھی گواہ شد نمبر 2۔ طیب رسول احمد ولد غلام رسول

مسل نمبر 119838 میں ثانیہ بشریٰ

بنت محمد ریاض احمد قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ ثانیہ بشریٰ گواہ شد نمبر 1۔ بلال احمد ناصر ولد عبدالحمید ناصر گواہ شد نمبر 2۔ نثار احمد سیال ولد ریاض احمد سیال

مسل نمبر 119839 میں حسبانہ فرحت

بنت محمد ریاض احمد قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع وملک سرگودھا پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 ستمبر 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ حسبانہ فرحت گواہ شد نمبر 1۔ بلال احمد ناصر ولد عبدالحمید ناصر گواہ شد نمبر 2۔ نثار احمد سیال ولد ریاض احمد سیال

محترم چوہدری محمد علی صاحب مضطر عارفی کی وفات پر

شاعری میں اے علمدارِ حقیقت الوداع
شاعرِ علم و ہنر ، مہر و محبت الوداع
تجھ سا شیدائے صداقت ڈھونڈ پائیں گے نہ ''اب
الوداع اے عاشقِ صادق خلافت الوداع''

2015ء
عبدالکریم قدسی

(بقیہ از صفحہ 1 چوہدری محمد علی)

میں ترجمہ کرنے کی سعادت ملتی رہی۔ 14 مارچ 1992ء کو وکالت وقف نو کا قیام عمل میں آیا تو آپ وکیل وقف نو مقرر ہوئے۔ 6 دسمبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے آپ کو وکیل التصنیف مقرر فرمایا۔ اور آخر دم تک اسی خدمت پر مامور رہے۔ آپ کو سلسلہ کی بہت سی کتب کا اردو سے انگریزی اور انگریزی سے اردو میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ اس طرح آپ کو تقریباً 71 سال خدمات سلسلہ کی توفیق ملتی رہی۔

محترم چوہدری صاحب کو تعلیم الاسلام کالج میں فلسفہ، نفسیات اور انگریزی زبان و ادب کے پروفیسر کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ ہوسٹل، تیراکی، کشتی رانی، کوہ پیمائی، باسکٹ بال، یو ٹی سی، آئی ٹی سی کے شعبوں کے انچارج بھی رہے۔ آپ پاکستان قومی باسکٹ بال فیڈریشن کے سینئر وائس پریذیڈنٹ بھی رہے۔ اسی طرح پنجاب یونیورسٹی کے Senate اکیڈیمک کونسل اور بورڈ آف سٹڈیز (نفسیات) کے ممبر رہے۔

آپ اردو ادب کا اعلیٰ ذوق رکھتے تھے۔ اردو اور پنجابی زبان کے بلند پایہ قادر الکلام شاعر تھے۔ آپ کا کلام جماعت اور ملک کے ادبی حلقوں میں انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ''اشکوں کے چراغ'' کے نام سے مجموعہ کلام طبع ہو چکا ہے۔ آپ کی شاعری میں ندرت، رفعت تخیل، سادگی اور گداز پایا جاتا ہے نیز فلسفہ، نفسیاتی ترفع اور جذباتی تنوع کی آئینہ دار ہے۔

آپ کی شاعری کو سب سے ممتاز اور قابل فخر اعزاز یہ حاصل رہا کہ خلفاء سلسلہ آپ کے کلام کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے رہے۔ اپنے محبوب خلفاء کی خوشنودی آپ کے لئے سرمایہ حیات رہی جس پر آپ نازاں وفرحاں ہوں گے۔ اور جب کسی محفل میں اس کا تذکرہ کرتے تو انکساری وعاجزی سے اکثر رقت طاری ہو جاتی۔

آپ ذہین طالب علم، محنتی منتظم، ہمدرد استاد، مشفق نگران، خلافت کے سچے مطیع وفرمانبردار اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے والے تھے۔ قابل فخر مقام ہونے کے باوجود عجب و خود پسندی نام کو نہ تھی۔ ریا کاری سے پاک، نرم خو، نرم زبان، انسانیت کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت الفردوس میں آپ کے پیاروں کے قرب میں جگہ دے اور جماعت احمدیہ کو آپ جیسے محنتی، مخلص اور وفادار خدام عطا فرماتا چلا جائے آمین

ادارہ روزنامہ الفضل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس اور تمام لواحقین اور احباب جماعت سے اس باوفا انسان کی پُر ملال وفات پر اظہار تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو ایسے سلطان نصیر وجود عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ولادت

مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب وکالت علیاء تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عطاء الاول ناصر صاحب اور مکرمہ کنول محمود صاحبہ سڈنی آسٹریلیا کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 15 جولائی 2015ء کو جڑواں بیٹوں سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کے نام فاران احمد محمود اور طاہر احمد محمود عطا فرمائے ہیں۔ نیز دونوں کو وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ دونوں بچے مکرم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی سابق امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے پوتے، مکرم ابوالخیر محمد محب اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودگان کو صحت وتندرستی والی بابرکت عمر عطا فرمائے، خادم دین بنائے اور اپنے اجداد کو نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔

تقریب آمین

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ناروے تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے پوتے کامران منعم نے اللہ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت بچے کی والدہ کو حاصل ہوئی۔ 8/ اگست 2015ء کو بوقت شام گھر پر تقریب آمین منعقد ہوئی خاکسار نے اس سے قرآن کریم کی چند آیات سنیں اور دعا کروائی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اسے باقاعدہ تلاوت کرنے والا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب امیر ضلع حافظ آباد اطلاع دیتے ہیں

مکرم محمد آصف محمود ابن مکرم محمد بوٹا صاحب آف اونچہ مانگٹ گردوں کو عارضہ کی وجہ سے علیل ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ڈائیلاسز ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم شمس الدین صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا زاد بھائی مکرم ملک نثار احمد طاہر صاحب ریٹائرڈ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری عرصہ 10 سال سے صاحب فراش ہیں۔ دل، بلڈ پریشر، سانس اور گردہ کے علاوہ کئی عوارض میں مبتلا ہیں۔ بے حد کمزور اور لاچار ہوتے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد شفا کاملہ عطا فرمائے اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین

اعتذار

مورخہ 15۔ اگست 2015ء کو روزنامہ الفضل صفحہ 1 پر اخلاق عالیہ صحابہؓ کرام حضرت رسول کریمؐ میں آخر سے ایک سطر شائع ہونے سے رہ گئی ہے، پورا جملہ یہ ہے ''آپ مچھلی کھا کر اپنی خواہش پوری کیجئے۔ مگر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اس وقت میرے نزدیک یہی مچھلی محبوب ہے اور اسے ہی صدقہ کروں گا۔ (حلیۃ الاولیاء جلد 1 صفحہ 297)''۔

احباب درستی فرمالیں۔ ادارہ اس سہو پر معذرت خواہ ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔ اگست

طلوع فجر	4:06
طلوع آفتاب	5:32
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:53

چائے

جھاڑی نما پودے سے حاصل ہونے والی ان پتیوں کی ایک ہزار سے زائد اقسام پائی جاتی ہیں۔ یہ سبھی اقسام زیادہ تر خود رو ہوتی ہیں تاہم بلحاظ رنگت چائے کی تین اقسام سفید، سبز اور سیاہ زیادہ مشہور ہیں۔ تاثیر کے لحاظ سے یہ گرم اور خشک ہوتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق گرم مزاج کے حامل لوگوں کے لئے اس کا استعمال نقصان دہ ثابت ہوتا ہے اور بلند فشار خون کی وجہ بنتا ہے۔ یہ طبیعت میں فرحت و انبساط پیدا کرتی ہے جبکہ مقوی اعصاب ہوتی ہے۔ چائے پیاس کو بجھاتی، تھکاوٹ کو دور کرتی اور دردِ سر کو ختم کرتی ہے۔ یہ چونکہ پسینہ آور ہوتی ہے اس لئے بخار کی شدت کو کم کرنے میں مدد دیتی ہے۔

(جہان پاکستان 3 مارچ 2015ء)

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس ۔ پرفیوم لیڈیز بیگ ۔ جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

سمیع سٹیل ٹریڈرز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P_C.R.C_H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

تاج نیلام گھر
کوئی بھی فالتو یا کارآمد چیز گھریلو یا دفتری سامان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں۔
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
فون: 047-6212633
0321-4710021,0337-6207895

FR-10

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں